

## رمضان المبارک ، تجدید عہد کا مہینہ

روزہ محض بھوک پیاس کا نام نہیں، یہ تو عبادت کی محض ایک علامت ہے، اس کا اصل مقصد دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔“

(البقرہ 183)۔

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کے فیوض و برکات بے حد و حساب ہیں۔ یہ شہر القرآن اور شہر الصیام و قیام ہے۔ یہ اللہ کی بخشش کے حصول اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کی جزا جنت ہی ہے۔ یہ تزکیہ نفس اور حصول تقویٰ کا مہینہ ہے، یہ نیکیوں کا موسم بہار ہے۔

روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ اس مبارک مہینے میں ہر رات جنت کو سجایا جاتا ہے، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اس ماہ مبارک میں شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ روزہ داروں کیلئے فرشتے افطار تک دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

اس ماہ مبارک میں ایک نفل کا ثواب عام دنوں کے فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 فرائض کے برابر ہو جاتا ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کے فقراء اور مساکین کے ساتھ دلی ہمدردی اور حاجت مندوں کی معاونت اور دلجوئی کا مہینہ ہے۔ یہ زندگی کو تقویٰ کے سانچے میں ڈھالنے کی عملی تربیت گاہ ہے۔ یہ روح کی بالیدگی، ایمان کی تقویت اور قرب الہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ رمضان المبارک خواہشات نفس کو شریعت کے تابع بنانے، اخلاق و کردار کو نکھارنے، اعمال کو پاکیزہ بنانے اور ایمان و تقویٰ کی آبیاری سے مقام احسان تک پہنچنے کی عملی مشق ہے۔

رمضان دراصل حصول تقویٰ اور تزکیہ نفس کی وہ درس گاہ ہے جس سے سند فراغت حاصل کرنے کیلئے ہر مسلمان کو اپنی ایمانی کیفیت اور دینی غیرت و حمیت کا جائزہ لینا چاہیے کہ اسے کتنی نشوونما ملی ہے؟ استقبال رمضان کا یہی مقصد ہے کہ ہم اس ماہ مبارک کے لیل و نہار کی ایسی جامع منصوبہ بندی کریں کہ اپنے اوقات کو انتہائی قیمتی سرمایہ اور زندگی کا آخری موقع تصور کرتے ہوئے پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ اس طرح استعمال میں لائیں کہ یہ مبارک مہینہ ہمارے پچھلے گناہوں کی بخشش، رب کے قرب، بلندی درجات، جہنم سے نجات اور حصول جنت کا ذریعہ بن جائے۔ ایک لائحہ عمل پیش خدمت ہے جو ان شاء اللہ رمضان المبارک کے فیوض و برکات کے حصول میں معاون ثابت ہوگا۔

### اخلاص نیت:

اعمال کی قبولیت کا دار و مدار نیت پر ہے۔ سب سے پہلے ہم اپنی نیت خالص کر لیں کہ ہم نے اس مبارک مہینے میں ہر عمل اللہ کی

رضا کے حصول کیلئے کرنا ہے۔ رسول رحمت علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو دیکھے گا نہ تمہاری صورتوں کو بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھے گا۔“ (مسلم)۔  
پس اپنے دلوں کو اللہ کیلئے خالص کر دیں اور اعمال کو سنت کے مطابق درست کر لیں، یہی نجات اور کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔

### الصوم الجنة:

روزہ ڈھال ہے۔ روزہ گناہوں سے بچنے، خواہشاتِ نفس کو بندگی رب اور اطاعت رسول ﷺ کی لگام ڈالنے اور سرکش شیاطین کے حملوں سے بچنے کیلئے ڈھال کا کام دیتا ہے، بشرطیکہ ہمارا روزہ سنت رسول ﷺ کے مطابق ہو۔ روزے کی حالت میں اپنے اعضاء و جوارح اور ظاہر و باطن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچائیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”جس نے روزہ کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، اللہ کو اسکے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں۔“ (بخاری)۔  
روزہ محض بھوک پیاس کا نام نہیں، یہ تو عبادت کی محض ایک علامت ہے۔ جس طرح ہم اُس رب کے حکم سے کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں، دن بھر تعلقِ زن و شو سے دور رہتے ہیں، اسی طرح گالی گلوچ، جھوٹ اور غیبت، تجسس، بدگمانی، چغلی اور لعن طعن جیسے فبیح افعال سے بھی روزے کی حفاظت کریں اور اس ایک ماہ کی مسلسل مشق سے اپنے نفس کی ایسی تربیت کریں کہ پورا سال ہر طرح کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

روزے کا مقصد دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرنے اور ہر حال میں اسکی نافرمانی سے بچنے اور اسکے تمام احکامات کی پیروی کرنے کا نام ہے۔ اگر پورا مہینہ اس غیر معمولی تربیت گاہ سے گزرنے کے بعد بھی ہمارے اندر یہ کیفیت پیدا نہ ہو اور ہم رمضان کے بعد پھر بے نمازی، جھوٹے، خائن، فلموں اور گانوں کے رسیا بن جائیں تو پھر رمضان سے بھوک پیاس کے سوا ہمیں کچھ حاصل نہ ہوا، جیسا کہ نبی مہربان ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے:

”کتنے روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

### نماز کی پابندی:

فرض نمازوں کا مردوں کیلئے باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ مساجد میں ادا کرنا اور خواتین کا گھروں میں وقت کی پابندی سے نماز ادا کرنا، اس کا اہتمام تو سارا سال ہی ہونا چاہیے لیکن رمضان میں تو نماز کی پوری حفاظت کرنی چاہیے کہ ایک فرض کا ثواب 70 فرض کے برابر ہو گیا ہے۔ نماز دین کا بنیادی ستون ہے۔ نماز کی حفاظت کے بغیر مسلمان ہونے کا تصور ہی محال ہے۔ جس طرح مرد حضرات نماز باجماعت میں کوتاہی کرتے ہیں اسی طرح شنید ہے کہ بعض دیندار خواتین بھی نماز کے معاملے میں وقت کو کوئی اہمیت نہیں دیتیں جو کہ سخت گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ہلاکت ہے ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نمازوں میں تساہل کرتے ہیں۔“

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں جو نماز بھی پڑھتے ہیں مگر پھر بھی ہلاکت اور بربادی کی وعید کا مصداق ہیں تو

آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو مقررہ وقت پر نماز کی پابندی نہیں کرتے۔“

رمضان میں نوافل کا اہتمام بالخصوص نماز تراویح اور آخری عشرے میں قیام الیل کی پابندی بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ یہ تو اضافی عبادت ہے، اگر نہیں کریں گے تو کونسا گناہ ہوگا۔ برادران محترم! نفل نمازوں کے رمضان میں بے حد و حساب اجر و ثواب کو دیکھیں، صرف گناہ سے بچنا ہی مقصود نہیں بلکہ نیکیوں کے موسم بہار میں زیادہ سے زیادہ نیکیوں کو سمیٹنا بھی مطلوب و مقصود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”دوڑ واللہ کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی طرح ہے۔“

نیز فرمایا:

”نیکیوں کے حصول میں سبقت کرو۔“

فرائض کے بعد سب سے افضل عمل تہجد کا اہتمام ہے۔ تہجد کا وقت خاص قبولیت کا وقت ہے۔ سحری سے پہلے یا بعد چند رکعتوں کا اہتمام اور پھر قبولیت کی اس گھڑی میں رب کریم سے التجا اور گریہ و زاری کے ساتھ دعاؤں کا اہتمام بھی ضروری ہے۔ مؤکدہ سنتوں کے اہتمام پر جنت کی ضمانت دی گئی ہے، انکا التزام ضرور کیجیے۔ عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنے والے کو پوری رات قیام کے اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے، اسکا اہتمام کیجیے۔

**ادعونی استجب لکم:**

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”دعا ہی اصل عبادت ہے اور دعا عبادت کا مغز ہے۔“

دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دعا ہی تقدیر کو بدل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان میں قبولیت کے خاص مواقع عطا فرمائے ہیں، ان اوقات کو گولڈن چانس سمجھتے ہوئے خوب دعاؤں کا اہتمام کیجیے۔ سحری اور افطاری کا وقت، اذان اور اقامت کے درمیان اور تلاوت قرآن کریم کے بعد قبولیت کے خاص اوقات ہیں۔

**توبہ و استغفار اور ذکر الہی:**

رمضان توبہ کی قبولیت کا مہینہ ہے اور پورے اخلاص کیساتھ سچی توبہ اور زبان سے استغفار کا التزام بھی ضروری ہے۔ گزشتہ گناہوں پر ندامت کا احساس، آئندہ گناہوں کو چھوڑنے کا پختہ عزم اور اللہ تعالیٰ کی بندگی اور غلامی کا عہد کرنا حقیقی توبہ ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں دن میں 100 مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

ذکر الہی ایمان کی جان اور تعلق باللہ کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ یہ ذکر ہی ہے جس سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے حتیٰ کہ پہلو کے بل لیٹے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اہل ایمان کی پہچان ہے۔ سونے سے جاگنے تک اذکارِ مسنونہ اور نمازوں کے بعد اذکار کا اہتمام کیجیے، ہر عمل کو مسنون بنائیے اور بدعات سے بچنے کی پوری کوشش کیجیے۔

تلاوت قرآن کریم:

دلوں کا زنگ دور کرنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے۔ یہ ماہ مبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ قرآن سے تعلق تو روز کا معمول ہونا چاہیے لیکن رمضان میں خصوصی تعلق نبی کریم ﷺ کی سنت اور سلف صالحین کا مبارک طریقہ ہے۔ قرآن پر ایمان کی تجدید، تلاوت کا اہتمام، قرآن کو سمجھ کر پڑھنا اور اسکی آیات پر غور و تدبر کرنا، قرآن مجید کی ہدایات پر عمل کرنا اور اسکے پیغام کو عام کرنا، یہ قرآن کے حقوق ہیں جن کی ادائیگی کی ہر مسلمان مرد اور عورت کو فکر کرنی چاہیے۔ آئیے اس رمضان میں اپنے رب سے ایک ہی عہد کر لیں کہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھیں گے، دلوں کا زنگ اتارنے، رب سے تعلق مضبوط کرنے اور مقاصد زندگی کا شعور حاصل کرنے کیلئے قرآن کو سمجھنا ناگزیر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ لوگ قرآن کی آیات میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے، کیا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔“ (محمد 24)۔

رمضان دل کے تالے کھولنے، دلوں کو نورِ ایمان سے منور کرنے اور قلوب و اذہان میں تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے خوف کی آبیاری کا مہینہ ہے اور اس کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں تدبر اور تفکر ہے۔

یاد رکھیے پوری دنیا میں مسلمانوں کی حالت زار کا سب سے بڑا سبب قرآن کریم کے احکامات سے روگردانی ہے۔ ارشاد باری ہے:

”جو میرے اس ذکر (قرآن مجید) سے منہ موڑے گا تو میں اسکی زندگی تنگ کر دوں گا۔“ (ظہ 124)۔

اور نبی مہربان ﷺ نے فرمایا:

”جب تم بیل کی دم تھام لو گے اور ”عینیہ“ کے کاروبار میں لگ جاؤ گے اور دین کیلئے محنت کرنا چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اور محکومی کو مسلط کر دے گا، جس سے اس وقت تک نجات نہ ملے گی جب تک اپنے دین کی طرف نہ پلٹ آؤ۔“

دین کے تقاضوں سے روگردانی دراصل قرآنی تعلیمات ہی سے روگردانی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے ہماری ذلت اور خواری کی نشاندہی اس طرح کی ہے:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

قرآن مجید صرف ہماری انفرادی اصلاح کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ ہماری تمام اجتماعی بیماریوں، جھوٹ اور بددیانتی، رشوت اور کرپشن، ظلم اور ناانصافی، بد امنی اور معاشی مشکلات کا حل بھی صرف قرآن ہی سے ممکن ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”میں تمہارے درمیان 2 چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے نہ تو گمراہ ہو گے، نہ ہی ہلاک اور برباد، (وہ ہے) اللہ کی کتاب اور اسکے رسول (ﷺ) کی سنت۔“

امام مالکؒ کا فرمان ہے:

”اس امت کے آخری دور میں جو بگاڑ اور فساد پیدا ہوگا، اسکی اصلاح بھی اسی چیز سے ہوگی جس سے اس کے ابتدائی بگاڑ اور فساد

کی اصلاح ہوئی تھی یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔“

قرآن کریم کے حقوق میں ایک حق یہ بھی ہے کہ ہماری اجتماعی زندگیوں پر بھی قرآن کا رنگ غالب ہو۔ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہونے کا مطالبہ بھی اسی رب نے کیا ہے جس نے نماز روزے کا مطالبہ کیا ہے۔

پورا دین کیا ہے؟ ہماری معیشت اور معاشرت، ہماری تجارت اور لین دین، ہماری عدالتیں اور کچھریاں، ہماری حکومت اور سیاست بھی دین کے تابع ہو۔

ہمارے لئے تو رمضان تجدید عہد کا مہینہ بھی ہے کہ اس مبارک مہینے کی مبارک ترین ساعات میں 27 ویں شب کو پاکستان معرض وجود میں آیا جس کا حصول ہی دین کے قیام کیلئے ممکن ہوا تھا۔ بے دین سیاستدانوں اور سیکولر لیڈروں نے اس ملک کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔

آئیے اس ماہ مبارک میں اپنے رب سے عہد کریں کہ اس ملک میں شریعت کے نفاذ، سنت کے احیا اور دین حق کے قیام کیلئے ہم سب تن من دھن کی بازی لگائیں گے اور صحابہ کرامؓ کی طرح زندگی کے ہر شعبے میں دین کے قیام کیلئے مالی اور جانی قربانیوں سے دریغ نہیں کریں گے، ان شاء اللہ۔